الحاصل انسان کیلئے سچائی نجات کا باعث ہے قیامت میں اسی سے سرخروئی حاصل ہوگی خدا خوش ہوگا۔ اور سچے کو جنت عطا کرے گا کسی نے سچ کہا ہے ؎

راستی موجب رضائے خدا ست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

جس طرح سچائی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس سے انسان کی آخرت بنجاتی ہے اسی طرح دنیا میں بھی انسان کو سچائی سے نفع پہنچتا ہے کیونکہ سچائی سے انسان کی عزت ہوتی ہے وقار رہتا ہے لوگوں کی نظروں میں سچا انسان پیارا ہوتا ہے اس کا اعتبار دنیا میں قائم ہوجاتا ہے سچے انسان کا دشمن بھی اس کے سامنے سرنگوں رہتا ہے کفار مکہ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دشمن تصور کرتے تھے معمولی دشمن نہیں بلکہ جان تک لینے کی فکر میں تھے لیکن باہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف صداقت کے سامنے سر جھکا کر اپنے باہمی نزاع کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے کراتے تھے اور باوجود رسالت کے انکار کرنے کے آنحضرت کو صادق وامین کے لقب سے ملقب کرتے تھے۔ آپ غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ فاسق وفاجر۔ بدوضع و بدخلق کمینے اور رذیل لوگ کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں اور نیک چلن شریف وعزت دار اور بھلے لوگ سچ بولا کرتے ہیں پس دنیا کی نیکی و بھلائی شرافت وعزت وقار واعتبار صداقت و سچائی میں مضمر ہے۔ وما علینا الا البلاغ ٥

حیاداری

(از مولوی محمد رفیع صاحب پرتاب گڈھی متعلم جماعت اولیٰ رحمانیہ)

خدائے قدوس نے بنی نوع انسان میں جتنے اوصاف جمیلہ رکھے ہیں سب میں حیا بہترین وصف ہے۔ حیا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ الحیاء شعبۃ من الایمان الخ۔ حیا ایمان کا ایک جز ہے۔ اس حدیث سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ حیا شریعت کی رو سے کیسی اور کسقدر کارآمد چیز ہے۔ دنیادی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حیا ایک بہترین خصلت ہے جو شخص کہ بے حیا ہوتا ہے اس کی دنیا میں کوئی عزت نہیں ہوتی۔ بلکہ بے حیا سے لوگ قطع تعلق کردیتے ہیں۔ نہ ادھر کے نہ اُدھر کے نہ گھر کے نہ باہر کے۔ اسی لئے آپ دنیا میں دیکھیں گے کہ بے حیا بدترین لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ شیطان بے حیا اور بے شرم تھا اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ سے حجت بازی کرکے لعنت کا طوق قیامت تک کے لئے اپنی گردن میں ڈال لیا۔ حیادار آدمی دنیا میں لوگوں کی نظروں میں عزیز اور محبوب ہوتے ہیں ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنوئیں پر اپنی پنڈلی مبارک کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر وہاں پہنچے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حالت پر رہے۔ بعد ازاں عمر فاروق وہاں پہونچے جب بھی آنحضور صلی اللہ علیہ

وسلم ویسے ہی رہے۔ اس کے بعد حضرت عثمان پہنچے تو آپ نے اپنی مبارک پنڈلی ڈھانپ لی۔ صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملائکہ بھی شرماتے ہیں کیونکہ وہ بہت زیادہ حیادار ہیں۔ آپ لوگوں کو حیا ر[illegible]لت اور اسکی اہمیت اس واقعہ سے اچھی طرح معلوم ہوگئی ہوگی۔ اسلام سے پہلے اقوام عالم کی جو اخلاقی حالت تھی وہ ناقص ہے تاہم مثال کے طور پر ایک دو واقعہ حاضر خدمت کرتا ہوں۔ اسلام سے پہلے عرب کے حمامخانوں میں مرد عورت [illegible] ساتھ غسل کیا کرتے تھے جانوروں کی طرح لوگوں کے سامنے باہمی اختلاط کیا کرتے تھے۔ لیکن جب سے شمس اسلام طلوع ہوا ہے۔ تب اس نے بآواز بلند اعلان کر دیا الحیاء شعبۃ من الایمان اے انسان شرم کرو۔ تم اشرف المخلوقات ہو اگر تم حیا شرم کے جامہ سے برہنہ ہو جاؤ گے تو تم کو جامہ حیا کون پہنائیگا حیا ایک ایسی چیز ہے کہ اگر انسان اسکو اپنے اندر پیدا کرے تو دین اور دنیا بخیر ہو جائیں گے۔ چور چوری کرتے وقت زانی زنا کرتے وقت بدمعاش بدمعاشی کرتے وقت۔ راہ زن رہزنی کرتے وقت۔ غرضیکہ بدکار بدکاری کرتے وقت اگر حیا شرم کرے تو ہرگز اس مذموم فعل کا مرتکب نہ ہوگا۔ بلکہ دنیا میں ایک شریفانہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو چاہیئے کہ حیا و شرم کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ آپ کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ یورپ کی اخلاقی حالت عیاشیوں کے دست برد سے کسقدر تباہ اور برباد ہو رہی ہے اور بعض ترقی یافتہ ممالک نے دامن اخلاق کی دھجیاں اڑا کر بے حیائی کا غلیظ شعار اختیار کر لیا ہے۔ انگلستان جرمن میں بھی اس قسم کے واقعات پائے جاتے ہیں کہ مرد عورت کا باہم ننگے ہو کر سوسائٹی میں شریک ہونا ان کے لئے باعث فخر سمجھا جاتا ہے! امریکہ اور یورپ میں عریاں رقص کا رواج عام ہو رہا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ برخلاف اس کے اسلام کی اخلاقی تعلیم حیا کے متعلق بہترین ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے بہت دور جایا کرتے تھے صحابہ کا بیان ہے کہ آپ قضاء حاجت کے لئے اتنی دور جایا کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی دور سفر کے قصد سے جا رہے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حیا والے تھے کہ آپ کبھی قہقہہ مار کر نہیں ہنسے۔ بلکہ مسکرایا کرتے تھے۔ الغرض انسان کو معمولی سے معمولی کام میں حیا کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ ہاں حق گوئی میں حیا و شرم نہ کرنا چاہیئے۔ امور دینیہ میں اگر حیا کر کے شریعت کے برخلاف کام کرے گا تو ایسی حیا موجب عتاب ہوگی۔ ایک صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر فرماتی ہیں یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق کہنے سے حیا نہیں کرتا۔ اسلئے میں بھی حیا نہ کروں گی۔ پھر آپ سے ایسے مسائل دریافت کرتی ہیں جو عام طور پر شرمیلی عورتیں بول نہیں سکتیں۔ لہذا مسائل شرعیہ میں حیا کرنی درست نہیں ہے ورنہ انسان لاعلمی سے کیا سے کیا کر سکتا ہے۔ پھر ان امور کو بھی ایسے اسلوب سے دریافت کرے کہ مطلب واضح ہو جائے اور کھلم کھلا بے حیائی کے کلمات بھی زبان سے نہ نکلیں رہے معاشرتی اور دنیاوی زندگی کے مشاغل تو ان میں حیا داری لازمی چیز ہے۔